سوال

تحقیق 10

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بقیہ 3 اور 9 اور عقیدہ نمبر 24 لکھے ہوئے ہیں) اور (اس دیوبندی نے) کہا: یہ عقائد صحیح ہیں اور اہل حدیث حضرات ان کو نہیں مانتے۔"

ہ آپ کو خط لکھ کر آپ سے پوچھ لوں۔ میں وہ پرچہ بھی آپ کو روانہ کر رہا ہوں۔ اور آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ ان عقائد کو قرآن و صحیح احادیث کی کسوٹی پر پرکھ کر ان کا جواب تحقیق کے ساتھ دیں۔ (محمد عرفان، نئی آبادی مورگاہ۔ راولپنڈی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ائل الایمان وعقائد کا دارومدار چار دلائل پر ہے:

1۔ قرآن مجید۔

2۔ احادیث صحیحہ مرفوعہ۔

3۔ ثابت شدہ اجماع اُمت۔

4۔ آثار سلف صالحین۔

ث صحیحہ مرفوعہ سے مراد وہ نصوص صریحہ واضحہ ہیں جن میں اہل حق یعنی اہل سنت کے نزدیک کوئی تاویل نہیں بلکہ ظاہری معنی ہی مراد ہے، مثلاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا، اس پر ایمان کے فرشتے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں اور قیامت سے پہلے سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا (آسمان سے)

حابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین تابعین رحمۃ اللہ علیہ، تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہ، اور اتباع تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہ، یعنی خیر القرون کے وہ آثار ہیں جو صحیح یا حسن لذاتہ سندوں کے ساتھ ثابت ہیں اور ان کے مدلول پر اہل حق کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔

نہ 300

بلا 600

نہ 900 ہجری تک ہے۔

لف صالحین سے مراد صحیح العقیدہ، ثقہ وصدوق عند الجمہور علمائے اہل سنت ہیں اور تمام اہل بدعت اس جماعت حقہ سے خارج ہیں۔

جو عقیدہ یا ایمانیات کا مسئلہ ان ادلہ اربعہ سے ثابت نہیں، اہل حدیث یعنی اہلسنت کے نزدیک وہ عقیدہ باطل اور مردود ہے۔

ں تفصیل کے بعد اب دیوبندی عقائد کی تحقیق پیش خدمت ہے:

بر 3۔

"وہ حصہ زمین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء مبارکہ کو مس کیے ہوئے ہے (یعنی چھوئے ہوئے ہے) علی الاطلاق افضل ہے۔ یہاں تک کہ کعبہ اور عرش و کرسی سے بھی افضل ہے۔ (المہند ص 11، ذبدۃ المناسک از رشید احمد گنگوہی)"

تحقیق:۔

ندوالے خلیل احمد سہارنپوری انبیٹھوی کے اس عقیدے کی کوئی دلیل قرآن، حدیث اجماع اور خیر القرون کے آثار سلف صالحین میں موجود نہیں اور نہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ، ابن فرقد شیبانی یا طحاوی سے ثابت ہے۔

جلد 1: 1) میں یہ عقیدہ درج ذیل علماء کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے:

1 (544ھ)

2 (474ھ)

3 (911ھ)

4 136686

(توفی 771ھ)

6۔ ابن عقیل الحنبلی

7۔ التاج الفاکہی

(توفی 1014ھ)

(توفی 1252ھ)

یہ سب لوگ خیر القرون کے بہت بعد میں گزرے ہیں۔

کا قول اس کی کتاب "الشفاء" میں نہیں ملا، بلکہ قاضی صاحب نے تو یہ لکھا ہے :

ت أن موضع قبره صلی اللہ علیہ وسلم أفضل بقاع الأرض"

اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی جگہ روئے زمین (کے ٹکڑے) سے افضل ہے۔ (الشفاء ج 2/91)

کرسی اور عرش کا نام ونشان تک نہیں اور محمد یوسف بنوری تقلیدی نے بغیر کسی سند کے بذریعہ الشفاء امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے :

ۃ التی فیہا جسد النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم أفضل من کل شیء حتی الکرسی والعرش....."

(معارف السنن ج 3/323 بحوالہ 1/48/493)

م آل دیوبند وآل بنوری سے مطالبہ ہے کہ یہ قول صحیح سند کے ساتھ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت کردیں اور اگر نہ کرسکیں تو علانیہ توبہ کریں۔

باجی کا قول بھی ثابت نہیں اور سمہودی کی عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ قاضی عیاض کے قول جیسا ہے "أفضل بقاع الأرض" والا قول ہے اور ان لوگوں کا یہ دعویٰ ہے کہ اس میں تو کوئی اختلاف نہیں۔ واللہ اعلم۔

سمہودی تو دسویں صدی ہجری کا ایک عالم تھا۔

ابوالیمن ابن عساکر کا حوالہ نہیں ملا اور عین ممکن ہے کہ یہ قاضی عیاض کے "أفضل بقاع الأرض" جیسا ہی ہو جیسا کہ سمہودی کی عبارت سے ظاہر ہے۔ (دیکھئے وفاء الوفاء ج 1 ص 31)

ل کا اصل حوالہ بھی مطلوب ہے اور سمہودی کی عبارت سے ظاہر ہے کہ تاج سبکی نے ابن عقیل حنبلی سے "إن تلک البقعۃ أفضل من العرش" نقل کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

ل 2/384

تاج فاکہی کے تعین میں بھی نظر ہے۔

ۃ عدد نام (اور ان کے ساتھ خطیب بن جملہ اور کئی متاخرین کو بھی ملایا جائے تو) ان لوگوں میں سے کوئی بھی خیر القرون میں رُوئے زمین پر موجود نہیں تھا، بلکہ ان کا ظہور شر القرون میں ہوا ہے۔

ورہ بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ اس مسئلے پر دو قسم کے اجماعوں کا دعویٰ کیا گیا ہے :

ل : افضل بقاع الارض

م : افضل من العرش

ی 729ھ :

نفس محمد صلی اللہ علیہ وسلم فما خلق اللہ خلقا أکرم علیہ منہ، وأما نفس التراب فلیس ہو أفضل من الکعبۃ البیت الحرام، بل الکعبۃ أفضل منہ، ولا یعرف أحد من العلماء فضل تراب القبر علی الکعبۃ إلا القاضی عیاض، ولم یسبقہ أحد إلیہ، ولا وافقہ أحد علیہ، واللہ أعلم" انتہی"

الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ نے (سیدنا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے افضل کوئی مخلوق پیدا نہیں کی اور رہی مٹی تو یہ کعبہ سے افضل نہیں بلکہ کعبہ اس سے افضل ہے۔ قاضی عیاض کے علاوہ علماء میں سے کوئی بھی ایسا معلوم نہیں جو قبر کی مٹی کو کعبہ پر فضیلت دیتا ہو اور اس (قاضی) سے پہلے کسی نے ایسی بات نہیں

حافظ ابن عبدالبر نے بھی مدینے اور مکے کی افضلیت کے بارے میں اختلاف کا ذکر کیا ہے۔ (دیکھئے الاستذکار ج 8 ص 221 کتاب الجامع، باب ماجاء فی سکنی المدینۃ والخروج منہا)

بن الحمراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے (بیت اللہ) کے بارے میں فرمایا :

لَخَیْرُ أَرْضِ اللّٰہِ، وَأَحَبُّ أَرْضِ اللّٰہِ إِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ، وَلَوْلَا أَنِّی أُخْرِجْتُ مِنْکِ مَا خَرَجْتُ".

ی زمین میں سب سے بہتر ہے اور میرے نزدیک سب سے پسندیدہ ہے، اللہ کی قسم! اگر مجھے یہاں سے نکالا نہ جاتا تو میں نہ نکلتا۔"

(سنن ابن ماجہ 3108 وسندہ صحیح سنن ترمذی : 3925 وقال : "حسن غریب صحیح" وصححہ الحاکم علی شرط الشیخین 3/7 ووافقہ الذہبی)

ہ یہ ہے کہ آل دیوبند کا مذکور عقیدہ نہ تو قرآن مجید سے ثابت ہے اور نہ صحیح حدیث سے نہ تو صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے ثابت ہے اور نہ تابعین رحمۃ اللہ علیہ و تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہ سے، نیز حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے اختلاف کے بعد اس پر اجماع کا دعویٰ بھی غلط ہے، لہٰذا اس مسئلے میں سـ

ی طرف سے تمام آل دیوبند سے مطالبہ ہے کہ وہ اپنا یہ عقیدہ اپنے مزعوم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت کریں یا خیر القرون کے کسی صحیح العقیدہ موثق عندالجمہور سے ہی ثابت کردیں اور اگر نہ کرسکیں تو ایسے مسائل میں خاموشی اختیار کرنا ہی بہتر ہے۔ واللہ اعلم۔

تنبیہ :-

ں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر (حجرہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ن ریاض الجنۃ" کے باغوں میں سے ایک باغ) ہے۔ (دیکھئے صحیح بخاری: 1196 صحیح مسلم: 1390-1391)

دیوبندی عقیدہ نمبر 4۔

(11213

تحقیق:۔

مذکورہ عقیدے میں اموات اور متقولین کی ذاتوں کا وسیلہ پکڑنا جائز قرار دیا گیا ہے، حالانکہ اموات و مقتولین کا وسیلہ نہ تو قرآن مجید سے ثابت ہے اور نہ حدیث سے ثابت ہے، نہ تو اجماع سے ثابت ہے اور نہ آثار صالحین سے، بلکہ بعض علماء نے اس کے رد پر کتابیں بھی لکھی ہیں، مثلاً حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ

فی التوسل والوسیلہ" (دیکھئے ص 63)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ثابت نہیں، بلکہ بطور الزامی دلیل عرض ہے کہ کتب فقہ حنفیہ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

لا ینبغی لأحد أن یدعو اللہ إلا بہ"

"کسی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اللہ سے غیر اللہ کے ذریعے سے دعا مانگے" (ملخصاً المتوسل والحظر والاباحۃ 6/630 2/502)

ن 4/475 کتاب الکراھیۃ)

بلکہ مرتضیٰ زبیدی نے بحق فلان وغیرہ کا مکروہ (حرام) ہونا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، قاضی ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ، اور ابن فرقد تینوں سے نقل کیا ہے۔ (دیکھئے اتحاف السادۃ المتقین ج 2 ص 285 سطر 13)[1]

کا مذکورہ عقیدہ نہ تو ادلہ شریعہ سے ثابت ہے اور نہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت ہے، لہذا ان لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنے عقائد کی اصلاح کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے بغیر وسیلے کے دعا مانگیں جس طرح کہ انبیاء ورسل اور صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین و تابعین رحمۃ اللہ علیہ دعائیں مانگتے تھے۔

دیوبندی عقیدہ نمبر 5۔

وسلم کی قبر شریف کے پاس حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کرنا اور یہ کہنا بھی جائز ہے کہ حضرت میری مغفرت کی شفاعت فرمائیں۔!

(فتاویٰ رشیدیہ ص 112، 138، 400)۔۔۔"

تحقیق:۔

وہی، ابن ہمام اور طحاوی ادلہ شرعیہ کے نام نہیں، بلکہ آل تقلید کے چند غالی علماء کے نام ہیں۔

ن، حدیث، اجماع اور آثار سے ثابت نہیں اور نہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت ہے۔

ں دیوبند کے اس عقیدے نے واضح کر دیا کہ بریلویوں اور دیوبندیوں میں کوئی فرق نہیں بلکہ دونوں ایک ہی راستے کے راہی ہیں۔

دیوبندی عقیدہ نمبر 6۔

شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس سے صلوٰۃ وسلام پڑھے تو اس کو آپ خود بنفس نفیس سنتے ہیں اور دُور سے پڑھے ہوئے صلوٰۃ وسلام کو فرشتے آپ تک پہنچاتے ہیں۔"

تحقیق:۔

ں 2164 وسندہ صحیح)

قبر کے پاس درود سننے والی روایت سخت ضعیف و مردود ہے۔ (دیکھئے فضائل درود و سلام ص 16)

ں دیوبند کا یہ عقیدہ بھی ادلہ شرعیہ، بلکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ثابت نہیں۔

دیوبندی عقیدہ نمبر 7۔

کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہ السلام اور شہداء کے ساتھ برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے۔ تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو"

تحقیق:۔

یہ عقیدہ بھی (حیاۃ دنیویہ غیر برزخیہ کی صراحت کے ساتھ) نہ تو ادلہ شرعیہ سے ثابت ہے اور نہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت ہے بلکہ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ وغیرہما کی عبارات سے ثابت ہے کہ یہ زندگی برزخی ہے۔ (دیکھئے تحقیقی مقالات ج 1 ص 23)

صحیح بخاری کی ایک حدیث سے ثابت ہے کہ:

"خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا" (صحیح بخاری: 5414)

98

عقیدہ نمبر 9۔

، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اسی طرح جملہ انبیاء علیہ السلام) اپنی قبروں میں زندہ ہیں ۔ نماز پڑھتے ہیں ۔ حسن وعلم سے موصوف ہیں اور آپ پر اُمت کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں اور آپ کو صلوٰۃ وسلام پہنچائے جاتے ہیں ۔ "

تحقیق :۔

قبروں میں زندہ ہونے سے اگر برزخی زندگی مراد ہے تو ہم بھی اسی کے قائل ہیں اور اگر دنیاوی زندگی مراد ہے تو اس کا کوئی ثبوت کسی دلیل سے نہیں ملا۔ اگر آل دیوبند کے پاس دنیاوی زندگی کے بارے میں کوئی جدید ثبوت آگیا ہے تو پیش کریں ۔

ھتے ہیں ، کے بارے میں دو روایتیں ہیں :

یہ حدیث صحیح ہے اور اس سے دنیاوی زندگی ثابت کرنے والوں کا استدلال غلط ہے ۔

2 ۔ مسند ابی یعلیٰ والی روایت ۔ یہ روایت حجاج مجہول الحال کی وجہ سے ضعیف ہے اور اگر یہ حدیث صحیح بھی ہوتی تو دنیاوی زندگی والوں کا اس سے استدلال غلط ہے ۔

ہم سوال یہ ہے کہ آل دیوبند کے نزدیک نمازی کو سلام نہیں کہنا چاہیے تو کیا ان کے نزدیک نماز پڑھنے والے انبیاء ورسل کو حالت نماز میں سلام کہنا جائز ہے ؟!

لہنا کہ اعمال پیش کیے جاتے ہیں ، کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ۔

ایسے کچھ بھی بعد عقیدہ نہیں نکل گیا 10

عقیدہ نمبر ۔ 24۔

ص18) "

تحقیق :۔

، نہ تو قرآن ہے اور نہ صحیح حدیث کی کوئی کتاب ہے لہذا اس کتاب کو بطور دلیل ذکر کرنا غلط ہے ۔

ض پہنچنے کا عقیدہ نہ تو قرآن سے ثابت ہے ، نہ حدیث سے ثابت ہے ، نہ اجماع سے ثابت ہے اور نہ آثار سلف صالحین سے ثابت ہے بلکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ثابت نہیں ۔ اس عقیدے میں حیاتی آل دیوبند اور آل بریلی متفق ہیں اور غالباً انھی جیسے عقائد مشترکہ کی وجہ سے محمد یوسف لدھیانو

ج1 ص251 طبع جدید ص28)

م صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین ، ثقہ وصدوق عند الجمہور صحیح العقیدہ تابعین رحمۃ اللہ علیہ ، تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہ اور اتباع تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہ ائمہ ہدیٰ ہیں اور ہم ادلہ شرعیہ کی پیروی انھی کے فہم کی روشنی میں کرتے ہیں ۔ والحمد للہ ۔

ب! آپ نے دیکھ لیا کہ آل دیوبند کے مذکورہ تمام عقائد بشمول "قبروں سے باطنی فیوض کا پہنچنا" نہ تو ادلہ شرعیہ سے ثابت ہیں اور نہ خیر القرون کے ائمہ ہدیٰ سے ثابت ہیں ، بلکہ ان بنیادی عقائد میں دیوبندیوں نے سمہودی ، ملا علی قاری ، ابن ہمام ، طحاوی اور ابن عابدین جیسے لوگوں کا دامن مضبوطی سے پکڑ

اصل بات یہ کہ آل دیوبند کو سلف صالحین پر اعتماد نہیں بلکہ خلف خالفین اور معتزلہ وجہمیہ پر اندھا دھند اعتماد ہے ۔ وہ اپنے عقائد ومسائل ادلہ شرعیہ سے نہیں لیتے بلکہ خیر القرون کے صدیوں بعد والے خلف خالفین سے لیتے ہیں اور پروپیگنڈا یہ کرتے ہیں کہ اہل حدیث ائمہ ہدیٰ کو نہیں مانتے ۔

، طرف سے تمام آل دیوبند کو عموماً اور محمد تقی عثمانی ومحمد الیاس گھمن کو خصوصاً چیلنج ہے کہ وہ اپنے دو ورقی عقائد مذکورہ صراحت کے ساتھ درج ذیل علماء میں سے کسی ایک سے ثابت کر دیں :

1 ۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین

2 ۔ تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہ

3 ۔ تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہ

4 ۔ اتباع تابع تابعین رحمۃ اللہ علیہ

5 ۔ خیر القرون کے سلف صالحین رحمہم اللہ

ں سے ثابت نہ کر سکیں تو اپنے تسلیم کردہ درج ذیل علماء میں سے کسی ایک سے ثابت کر دیں :

1 ۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

2 ۔ قاضی ابویوسف

3 ۔ ابن فرقد الشیبانی اور طحاوی

اور اگر نہ ثابت کر سکیں تو علانیہ توبہ کریں ۔

آخر میں بطور تنبیہ عرض ہے کہ آلِ دیوبند کا اپنے آپ کو اہلِ سنت قرار دینا ، ان کا نرا دعویٰ ہے اور اس کے رد کے لیے دیکھئے میری کتاب : تحقیقی مقالات (ج4 ص426-438) وما علینا الا البلاغ (18/رجب 1432ھ/ 9/جون 2012)

[1]۔ سرفراز خان صفدر دیوبندی نے کہا: "دعا میں بحق نبی یا بحق فلاں کہنا مکروہ ہے، یہاں ایک مسئلہ ہے کہ دعا میں بحق نبی یا بحق فلاں کہے تو مکروہ ہے صاحب ہدایہ نے دلیل دی ہے کہ اللہ پر کسی کا حق نہیں ہے۔" (فوائد صفدریہ محلہ جم ذیج 217)۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد3۔ توحید وسنت کے مسائل-صفحہ37

محدث فتویٰ